مصنوعی پلکیں اور مصنوعی آئی برو لگوانے اور وضو و غسل کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل بعض خواتین مصنوعی پلکیں (Artificial Eyelashes) لگواتی ہیں جو چھ یا سات مہینے کے لیے چپکی رہتی ہیں۔ اسی طرح مصنوعی ابرو (Artificial Eyebrows) بھی بنوائی جاتی ہیں۔ کیا یہ شرعاً جائز ہے؟ اور کیا ان کے لگے رہنے کے ساتھ وضو و غسل ہو جائے گا اور نماز ہو جائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مصنوعی پلکیں اگر سیمی پرمننٹ یا لانگ لاسٹنگ ہوں، یعنی چند ہفتوں یا مہینوں کے لیے مضبوط گلو سے لگائی گئی ہوں تو چونکہ یہ وضو اور غسل میں اصل پلکوں کے ہر بال تک پانی پہنچنے سے رکاوٹ بنتی ہیں جبکہ وضو و غسل میں اصل پلکوں کے ہر بال کو دھونا فرض ہے۔ اور ایسی پلکوں کو خود سے آسانی سے اتارنا ممکن بھی نہیں ہوتا، لہٰذا ایسی پلکیں لگانا ہی شرعاً جائز نہیں کہ یہ جان بوجھ کر ایسی حالت پیدا کرنا ہے جو کہ وضو و غسل کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے گی اور یہ ناجائز و گناہ ہے۔ البتہ اگر کوئی لگا بیٹھے تو اتارنے میں شدید مشقت کے باعث اس کے ساتھ ہی وضو، غسل اور نماز ہو جائے گی، مگر گناہ ضرور ہو گا۔

اس کے برعکس وہ پلکیں جو صرف چند گھنٹوں یا ایک آدھ دن کے لیے لگائی جاتی ہیں اور آسانی سے اتاری بھی جا سکتی ہیں، تو اگر انسانی یا خنزیر کے بالوں سے نہ بنی ہوں تو زینت کے لیے عورت کو لگانا جائز ہے۔ تاہم چونکہ یہ بھی پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہیں، اس لیے وضو اور غسل سے پہلے اتارنا ضروری ہو گا، ورنہ وضو و غسل درست نہیں ہو گا اور نماز نہیں ہو گی۔ ہاں وضو یا غسل پہلے کر کے پھر اُنہیں لگا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

مصنوعی ابروؤں کے ساتھ وضو غسل اور نماز کا شرعی حکم:

مصنوعی ابروؤں (Artificial Eyebrows) کے کئی طریقے رائج ہیں، جن میں بعض جائز اور بعض ناجائز ہیں۔ ان سب کی تفصیل اور حکم شرعی درج ذیل ہے:

(1)Microblading(مائیکروبلیڈنگ): ایک نیم مستقل طریقۂ کار ہے، اس میں کئی باریک سوئیوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا ہینڈ ٹول استعمال کیا جاتا ہے جس سے ابرو کے حصے پر باریک باریک خراشیں ڈال کر اُن میں رنگ بھرا جاتا ہے، جو قدرتی بالوں کی مانند دکھائی دیتا ہے۔ یہ طریقہ ٹیٹو بنوانے کی طرح ہے، بلکہ اس کو Eyebrows Tattoo بھی کہا جاتا ہے، یہ شرعاً ناجائز و گناہ ہے اور حدیث پاک میں اس پر لعنت کی گئی ہے۔ البتہ اگر کسی نے کروالیا تو اس کے لگے رہنے کی صورت میں وضو و غسل نہیں ہوگا، بلکہ اسے اتار کر پانی بہانا ہوگا، بشرطیکہ اس کو اتارنا ممکن ہو ورنہ اگر اتارنا ممکن نہ ہو یا اتارنے میں شدید مشقت ہو، تو اتارے بغیر بھی وضو و غسل ہو جائے گا، مگر یہ عمل بہر حال گناہ ہوگا۔

(2) Eyebrow Transplant(بالوں کی پیوند کاری): اس طریقہ کار میں سر کے کسی حصے عموماً گردن کے پچھلے حصے، یا کان کے آس پاس سے بالوں کے گرافٹس (یعنی بالوں کی جڑوں سمیت چھوٹے ٹکڑے) نکالے جاتے ہیں۔ پھر چھوٹی سوئی، یا بہت باریک بلیڈ سے ابرو کے مخصوص حصے میں باریک باریک سوراخ کر کے گرافٹس کو ابرو کے مطلوبہ حصے میں پیوند کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بھی شرعاً جائز نہیں کیونکہ اپنے بالوں یا کسی دوسرے انسان کے بالوں سے پیوند کاری کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے کہ یہ دھوکہ، اللہ عزوجل کی بنائی ہوئی تخلیق میں غیر شرعی تبدیلی کرنا ہے اور یہ تمام امور ناجائز و حرام ہیں۔ حدیث پاک میں انسانی بال لگانے اور لگوانے پر لعنت بھی آئی ہے۔ البتہ اس صورت میں وضو و غسل ہو جائے گا اور نماز بھی ہو جائے گی، مگر عمل گناہ ہے۔

(3) Eyebrow Stickers / Wigs(چپکنے والی نقلی ابرو): اس طریقہ کار میں مصنوعی ابرو ایک اسٹیکر میں ہوتا ہے جس کو ابرو کے حصے پر کچھ دیر رکھ کر پھر اسٹیکر کو اتار لیا جاتا ہے اور مصنوعی ابرو وہاں چپک جاتے ہیں۔ یونہی وِگ والی نقلی ابرو لگانے سے پہلے ابرو کے حصے پر گلو لگا کر اس کے اوپر نقلی ابرو کو چپکا دیا جاتا ہے۔ اس کا حکم شرعی یہ ہے کہ اگر انسان یا خنزیر کے بال نہ ہوں تو ان کا لگانا جائز ہے، بشرطیکہ قدرتی بال نہ کاٹے جائیں۔ البتہ چونکہ یہ مصنوعی

ابرو اسٹیکر یا گوند سے چپکتے ہیں اور اصل بال یا کھال تک پانی نہیں پہنچتا، اور ان کو اتارنا بآسانی ممکن بھی ہوتا ہے، لہذا ان کو وضو و غسل سے پہلے اتارنا ضروری ہے، ہاں اگر پہلے ہی وضو یا غسل کرکے پھر یہ لگائے جائیں تو نماز ہو جائے گی۔

(4)Eyebrow Pencil / Powder (قلم یا پاؤڈر سے ابرو کے حصے میں رنگ بھرنا): یہ ایک عارضی طریقہ ہے۔ اس میں قلم یا مارکر سے ابرو کی خالی جگہ میں رنگدار مواد بھرا جاتا ہے، جو کہ اصل بالوں کی مانند دکھائی دیتا ہے، یہ شرعاً جائز ہے جبکہ اس میں کوئی ممنوع چیز کی ملاوٹ نہ ہو اور اگر سفید بال ہوں تو ان کو سیاہ کرنا نہ پایا جائے۔ البتہ اگر یہ رنگ ایسا ہو کہ جس کی تہہ جم جاتی ہو اور جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہو، تو اس کے ساتھ وضو و غسل نہیں ہوگا، اُسے اتار کر پانی بہانا لازم ہوگا، ہاں اگر لگانے سے پہلے وضو یا غسل کرلیا اور پھر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گا۔ اور اگر اس کو اتارنا ممکن نہ ہو، یا اس میں شدید حرج واقع ہو، تو حرج کی وجہ سے اس کو اتارے بغیر بھی وضو و غسل ہو جائے گا اور نماز ہو جائے گی مگر جان بوجھ کر یہ حالت اختیار کرنا گناہ ہوگا۔

اب بالترتیب مذکورہ احکام پر جزئیات ملاحظہ کیجئے:

انسان اور خنزیر کے علاوہ مصنوعی پلکیں یا ابرو لگانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”لا بأس للمرأة أن تجعل في قرونها وذوائبها شيئا من الوبر“ ترجمہ: عورت کو اپنے گیسوؤں اور چوٹیوں میں اونٹ یا خرگوش وغیرہ کے بال لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد5، صفحہ358، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تغییر خلق اللہ کے بارے میں قرآن پاک میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ”وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ“ ترجمہ کنز العرفان: اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔ (پارہ5، سورۃ نساء: 119)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ”جسم کو گود کر سرمہ یا سیندرو غیرہ جلد میں پیوست کرکے نقش و نگار بنانا، بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے“۔ (تفسیر خزائن العرفان، تحت الآیۃ: 119، صفحہ190، مکتبۃ المدینہ کراچی)

جسم گودنے اور گدوانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے، چنانچہ صحیح بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے: ”عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: «لعن الله الواشمات والمستوشمات، والمتنمصات والمتفلجات للحسن، المغيرات خلق الله“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی نے لعنت فرمائی ہے گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال نوچوانے والیوں پر اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں

بنانے والیوں پر جو اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بدلنے والیاں ہیں۔ (صحیح البخاری، جلد 7، صفحہ 167، رقم الحدیث: 5943، دار طوق النجاۃ)

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں ہے: "(الواشمات) جمع واشمة من الوشم، وهو غرز ابرة أو مسلة ونحوهما، فی ظهر الكف أو المعصم أو الشفة وغیر ذلک من بدن المراة حتی یسیل منه الدم، ثم یحشی ذلک الموضع بکحل أو نورة أو نیلة" ترجمہ: "الواشمات"، "واشمہ" کی جمع ہے جو کہ "وشم" سے ہے یعنی کہ سوئی یا نوک دار چیز یا اس جیسی کسی چیز سے عورت کے ہاتھ کی پُشت، کلائی، ہونٹ یا جسم کے کسی اور حصے میں اس طرح سوراخ کیا جائے کہ اس سے خون نکلے، پھر اس جگہ کو سرمہ، پاؤڈر یا نیل سے بھرا جائے۔ (عمدۃ القاری، جلد 19، صفحہ 225، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہے: "قال الطبری لا یجوز للمراۃ تغییر شئی من خلقتها التی خلقها اللہ علیها بزیادۃ او نقص التماس الحسن لا للزوج لا لغیرہ" ترجمہ: امام طبری نے فرمایا کہ عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنی پیدائشی خلقت میں کوئی تبدیلی کرے جس میں اسے اللہ عزوجل نے پیدا کیا ہے، خواہ زیادتی کر کے یا کمی کر کے کہ وہ اس سے حسن حاصل کرنا چاہتی ہو، نہ شوہر کے لیے اس کی اجازت ہے، نہ کسی اور کے لیے۔ (فتح الباری، جلد 10، باب المتنمصات، صفحہ 377، دار المعرفۃ، بیروت)

اپنے یا دوسرے کے انسانی بال لگانے اور لگوانے پر لعنت کی گئی ہے، چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث مبارکہ ہے: "عن أسماء بنت أبي بكر، قالت: جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقالت: يا رسول الله إن لي ابنة عريسا أصابتها حصبة فتمرق شعرها أفأصله، فقال: «لعن الله الواصلة والمستوصلة»" ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک بیٹی دلہن ہے، اسے خسرہ ہو گیا تھا جس سے اس کے بال جھڑ گئے، کیا میں اس کے بال جوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور بال جُڑوانے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم، جلد 3، صفحہ 1676، رقم الحدیث: 115-(2122)، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مراۃ المناجیح میں لکھتے ہیں: "واصلہ وہ عورت جو اپنے سر کے بالوں میں دوسری عورت کے بال ملا کر دراز کرے۔ مستوصلہ وہ عورت جو دوسری کے سر میں یہ بال جوڑے یا جو اپنے سر کے بال کاٹ کر اسے دے ملانے کے لیے یہ دونوں کام حرام ہیں جن پر لعنت فرمائی گئی۔۔۔ حرام کام فاعل و مفعول

دونوں کی لعنت کا باعث ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ اگر بالوں میں دھاگہ لگا کر انہیں دراز کرلیا جاوے تو جائز ہے جسے موباف کہتے ہیں"۔ (مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ146، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

درمختار میں ہے:"وصل الشعر بشعر الآدمی حرام سواء کان شعرھا أو شعر غیرھا"ترجمہ: (انسانی) بالوں کو کسی انسان کے بالوں میں لگانا حرام ہے، چاہے وہ اس کے اپنے بال ہوں یا کسی اور کے۔

درمختار کی اس عبارت"سواء کان شعرھا أو شعر غیرھا" کے تحت ردالمحتار میں ہے:"لما فیه من التزویر کما یظھر مما یأتي وفي شعر غیرھا انتفاع بجزء الآدمي أیضا"ترجمہ: کیونکہ اس میں دھوکہ دہی ہے، جیسا کہ آگے ظاہر ہوگا، اور کسی اور کے بالوں میں تو آدمی کے ایک حصے سے فائدہ اٹھانا بھی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ614،615، دارالمعرفۃ، بیروت)

پلکوں کے ہر بال کا دھونا وضو و غسل میں فرض ہے، چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں:"پلک کا ہر بال پورا (دھونا فرض ہے)۔ بعض اوقات کیچڑ وغیرہ سخت ہو کر جم جاتا ہے کہ اس کے نیچے پانی نہیں بہتا، اس کا چھڑانا ضرور ہے۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد1، حصہ دوم، صفحہ598، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ابرو کے بالوں کا وضو و غسل میں جبکہ اس کے نیچے کی کھال کا دھونا غسل میں مطلقاً جبکہ وضو میں بال گھنے نہ ہونے کی صورت میں فرض ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ ہی میں ہے:"بھوؤں، مونچھوں، بچّی کے (بال اور اس کے) نیچے کی کھال جب کہ بال چھدرے ہوں کھال نظر آتی ہو وضو میں دھونا فرض ہے، ہاں گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو وضو میں ضرور نہیں، غسل میں جب بھی ضرور ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد1، صفحہ282، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جن مصنوعی پلکوں اور ابرؤوں کو بآسانی اتارنا ممکن ہو، تو انہیں بغیر اتارے وضو و غسل نہ ہوگا، چنانچہ فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للاول:"ولو لزق بأصل ظفرہ طین یابس ونحوہ أو بقی قدر رأس الإبرۃ من موضع الغسل لم یجز"ترجمہ: اگر اس کے ناخن کے اوپر خشک مٹی یا اس کی مثل کوئی اور چیز چپک گئی یا دھونے والی جگہ پر سوئی کے ناکے کے برابر باقی رہ گئی تو جائز نہیں ہے (یعنی غسل اور وضو نہیں ہوگا)۔ (فتح القدیر مع الھدایہ، جلد1، صفحہ13، مطبوعہ کوئٹہ)

منیۃ المصلی میں ہے:"وذکر في المحیط إذا کان علی ظاھر بدنه جلد سمک أو خبز ممضوغ قد جف واغتسل أو توضأ ولم یصل الماء إلی ما تحته لم یجز"ترجمہ: محیط میں ذکر کیا ہے کہ اگر کسی آدمی کے جسم پر مچھلی کی جلد یا چبائی ہوئی

روئی لگی ہے اور خشک ہو چکی ہے اس حالت میں اس نے غسل یا وضو کیا اور پانی اس کے نیچے جسم تک نہیں پہنچا تو غسل اور وضو نہیں ہو گا۔ (منیۃ المصلی مع غنیۃ المتملی، جلد 1، صفحہ 103، مطبوعہ کوئٹہ)

ابرو کا رنگ جرم دار ہو اور پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہو تو وضو و غسل نہیں ہو گا، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "و الخضاب اذا تجسد و یبس یمنع تمام الوضوء و الغسل کذا فی السراج الوهاج" ترجمہ: خضاب جب جرم دار ہو اور خشک ہو جائے تو وہ وضو و غسل کی ادائیگی میں رکاوٹ ہو گا اسی طرح سراج الوہاج میں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، باب الوضوء، صفحہ 6، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جن مصنوعی پلکوں یا ابروؤں کو یا جس جرم دار رنگ کو اتارنے میں مشقت و حرج ہو، تو اسے اتارے بغیر بھی وضو و غسل ہو جائے گا، چنانچہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: "حرج کی تین صورتیں ہیں: ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو جیسے آنکھ کے اندر۔ دوم مشقت ہو جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ سوم بعد علم و اطلاع کوئی ضرر و مشقت تو نہیں مگر اس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے جیسے مکھی مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال۔ (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ دوم، صفحہ 610، 611، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اپنے ارادے سے ایسی حالت پیدا کرنا، جو وضو و غسل، اور فرض یا واجب عبادت کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے، ناجائز و گناہ ہے، جیسا کہ ایک مسئلے سے متعلق سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "اگر حقہ سے منہ کی بو متغیر ہو، بے کلی کئے منہ صاف کئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں۔۔ مگر جو حقہ ایسا کثیف و بے اہتمام ہو کہ معاذ اللہ تغیرِ باقی پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک بو زائل نہ ہو، تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب ہو گا اور یہ ممنوع و ناجائز ہیں اور ہر مباح فی نفسہ کہ امرِ ممنوع کی طرف مؤدی ہو، ممنوع و ناروا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 94، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-850

تاریخ اجراء: 12 صفر المظفر 1447ھ/07 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net